عورتوں کے حقوق
اور
نئے قوانین

ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ، پاکستان

حسیب میموریل ٹرسٹ بلڈنگ، ناصر آباد، 2 کلومیٹر رائیونڈ روڈ، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون نمبر: 042-35311701-3,5-6 فیکس: 042-35311710 ای میل: info@sappk.org

ناروجین چرچ ایڈ (NCA)
کی مالی معاونت کا شکریہ

پیش لفظ

پاکستان میں جہاں ایک طرف ترقی ہو رہی ہے وہی جاگیردارانہ اور قبائلی سماج کے فرسودہ رسم ورواج اور بندھن بھی موجود ہیں۔عورت کو ایک جیتا جاگتا انسان سمجھنے کی جگہ خاندان کی ملکیت تصور کیا جاتا ہے۔خواتین کے حقوق کو نظرانداز کرنا اور ان پر تشدد معمول کی بات ہے ان کو علم و آگاہی سے دور رکھا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کی جانکاری حاصل نہ کرسکیں۔ان حالات میں انسانی حقوق کے علمبردار اداروں اور افراد کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ایک طرف تو وہ خواتین میں ان کے حقوق کی آگاہی پھیلائیں اور دوسری طرف ان کے تحفظ کے اقدامات بھی کریں۔ بے شک ان حقوق کے اداروں اور تنظیموں نے اپنا کردار بہت اچھے طریقے سے ادا کیا اور خواتین کے حقوق اور تحفظ کے لیے بھرپور اور مسلسل جدوجہد کی جس کے نتیجے میں پچھلے چند سالوں میں کچھ اچھے قوانین تشکیل پائے ہیں۔

اس کتابچے میں ان تمام قوانین کا احاطہ کیا گیا ہے جن کا تعلق خواتین سے ہے۔اس میں ان قوانین کے اطلاق کا طریقہ کار بھی درج کیا گیا ہے۔یہ کتابچہ خواتین کے حقوق کی آگاہی کے لیے ایک مفید دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔اس سے خواتین انفرادی طور پر بھی مستفید ہوسکتی ہیں اور وہ تنظیمیں جو حقوق کے لیے کام کررہی ہیں وہ بھی فائدہ اٹھاسکتی ہیں۔وہ ادارے جو کسی نہ کسی طور خواتین سے منسلک ہیں جیسے محکمہ مال، جیل خانے اور دارلامان وغیرہ بھی اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد تحسین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر
ساوتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان

آئین پاکستان کی روشنی میں قانون سازی کا بنیادی اصول:

آئین پاکستان کی روشنی میں قانون سازی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ملک میں بننے والے تمام قوانین ایسے ہونے چاہئیں جو تمام شہریوں پر یکساں طور پر لاگو ہوں۔ کسی بھی خاص طبقے کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی کسی گروہ کو فائدہ پہنچانے کے لیے قانون سازی کی اجازت ہے۔

خواتین اور بچوں کے لیے قانون سازی:

آئین پاکستان میں قانون سازی کے بنیادی اصول سے ہٹ کر آرٹیکل 25 کے تحت ایسے قوانین کی خصوصی طور پر اجازت دی گئی ہے جو کہ خواتین اور بچوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوں۔ آئین میں دی گئی اس رعایت کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لیے اور عورتوں اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانون سازی کروانے کی کوششیں ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئیں۔

خواتین سے متعلق اہم قوانین:

آیئے ہم اپنے ملکی قوانین پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مندرجہ ذیل ایسے اہم قوانین ہیں جو کہ عام طور پر عورتوں سے متعلق ہیں۔

1- Prevention of anti-women Practices (Criminal Law Amendment) Act 2011

عورتوں کا استحصال اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتنے والے رسم ورواج کے امتناع کا قانون ۲۰۱۱

2- The Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010.

(کام کی جگہ پر عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے خلاف قانون ایکٹ ۲۰۱۰)

3- The Criminal Law (Second Ammendment) Act, 2011

ایکٹ 2011 (فوجداری قوانین میں دوسری ترمیم ۲۰۱۱)

4- Protection of Women (Criminal Laws Amendment) Act 2006

تحفظِ نسواں فوجداری قوانین میں میں ترمیم جسمیں جنسی زیادتی بھی شامل ہے ایکٹ ۲۰۰۶

5- Code of Criminal Procedure Ammendment Act 2011

فوجداری طریقہ ضابطہء اخلاق میں ترمیم ایکٹ ۲۰۱۱

6- Criminal Law Ammendment Act 2010

(فوجداری قوانین میں ترمیم ایکٹ ۲۰۱۰

7- The Guardians & Wards Act 1890

سرپرست اور دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے ایکٹ ۱۸۹۰

8- The Foreign Marraiges Act 1903

غیر ملکیوں سے شادی کا ایکٹ ۱۹۰۳

9- Child Marriage Restrained Act 1929

بچوں کی شادی پر پابندی کا ایکٹ ۱۹۲۹

10- The Dissolution of Muslim Marraiges Act 1939

مسلم شادیوں کو منسوخ کرنے کا ایکٹ ۱۹۳۹

11- The Muslim Family Laws Ordinance 1961

مسلم عائلی قوانین کا فرمان/آرڈیننس ۱۹۶۱

12- West Pakistan Family Court Act 1964

مغربی پاکستان کا عدالتی فیملی ایکٹ ۱۹۶۴

13- The Hudood Ordinances 1979

حدود آرڈیننس ۱۹۷۹

14- Qanoon-e-Shahadat Order 1984

قانونِ شہادت کا فرمان ۱۹۸۴

15- Pakistan Citizenship Act 1951 Partially Amened in 2001

پاکستان کے شہریوں کا ایکٹ، جس میں جزوی ترمیم کی گئی ۲۰۰۱

16- Amendments in Family Courts Act for Khula etc in 2002

عائلی قوانین میں ترامیم خلع وغیرہ لینے کے لئے ۲۰۰۲

17- The Criminal Law (Amendment) Act 2004 (on 'honours crime)

فوجداری قوانین میں ترمیم غیرت کے نام پر جرائم ۲۰۰۴

خواتین کے تحفظ کے لیے بنائے جانے والے قوانین

1-Prevention of Anti-Women Practices

(عورتوں کا استحصال اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتنے والے رسم و رواج کے امتناع کا قانون)

Criminal Law amendment Act.2011

فوجداری قوانین میں ترمیم کا ایکٹ ۲۰۱۱

قانون کا مقصد:

اس قانون کے بنائے جانے کا مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں موجود ایسی تمام رسوم و رواج کو ختم کیا

جائے جن کی بنیاد پر خواتین کا استحصال کیا جاتا ہے اور ان کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ملکی قوانین کی غلط تشریح اور ان کے غلط استعمال سے پیدا ہونے والی غلط فہمیوں اور پیچیدگیوں کو روکا جائے۔

اس قانون کے تحت دو طرح کے کام کیے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1. موجودہ ملکی قوانین کی کچھ دفعات میں تبدیلی کی گئی ہے۔

2. موجودہ ملکی قوانین میں کچھ نئی دفعات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

دفعہ 310/A تعزیات پاکستان میں تبدیلی (رسومات کے خلاف قانون)

1. اس نئی تبدیل شدہ دفعہ کے تحت جو کوئی شخص کسی قسم کے تنازع (فوجداری یا دیوانی) کو نمٹانے کی خاطر کسی عورت کو ویسے ہی یا بذریعہ شادی بطور بدل صلح، ونی سوارا، یا کسی دیگر رسوم کے طور پر کسی اور شخص کے حوالے کرے گا یا جو کوئی شخص بھی ایسی شادی کے لیے کسی عورت کو مجبور کرے گا اُسے سات سال تک کی سزا ہو گی اور یہ سزا کسی بھی صورت تین سال سے کم نہ ہو گی۔

دفعہ 498/A کا اضافہ (قانون حقِ وراثت)

اس دفعہ کے تحت ہر وہ شخص جرم کا مرتکب ہو گا جو کسی جائیداد کے مالک کی وفات کے بعد اس کی جائیداد میں حصہ دار عورت کو اُس کے حق سے بذریعہ دھوکہ دہی یا غیر قانونی طریقہ سے محروم کرے گا۔

اس قانون سے پہلے کی صورت حال:

اس قانون کے آنے سے پہلے کسی عورت کو اس کے وراثتی حق سے محروم کرنا بذات خود جرم نہیں تھا

مگراب اس قانون کی وجہ سے عورت کواس کے وراثتی حق سے محروم کرنے کا عمل بذات خود جرم ہے۔

قانون کا فائدہ:

اس قانون کا فائدہ یہ ہوگا کہ جونہی کسی عورت کواس کے حق وراثت سے محروم کیا جائے گا وہ عورت فوراا یسے شخص کے خلاف مقدمہ درج کرواسکے گی جس پراس شخص کی گرفتاری بھی عمل میں آسکے گی اور جرم ثابت ہونے پراُسے سزا بھی دی جاسکے گی۔

سزا:

اس دفعہ کے تحت مجرم کو10 سال تک قید کی سزادی جائے گی اور یہ سزا5 سال سے کم نہ ہوگی اس کے علاوہ مجرم کو10 لاکھ جرمانہ بھی کیا جاسکتا ہے ہےاور یہ دونوں سزائیں (قیداور جرمانہ) اکھٹی بھی دی جاسکتی ہیں۔

نئے قانون پرعمل درآمد کرنے کے لیےعورت کوکیا کرنا ہوگا؟

کوئی بھی ایسی عورت جس کواس کے حق وراثت سے محروم کیا جائے گا وہ متعلقہ تھانہ میں اسی طرح مقدمہ درج کرواسکتی ہے جس طرح سے باقی جرائم کے ارتکاب کی صورت میں پرچہ درج کروایا جاتا ہے۔

دفعہ498/B کا اضافہ (قانون برائے زبردستی کی شادی)

اسی دفعہ کے تحت ہراس شخص کے لیے سزامقرر کی گئی ہے جوکسی عورت کوکسی بھی طرح مجبور کرے یا

دباؤ ڈالے کہ وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ اپنی مرضی کے خلاف شادی کرے۔

سزا:

اس دفعہ کے تحت مجرم کو 10 سال تک قید کی سزا دی جا سکے گی اور یہ سزا 3 سال سے کم نہ ہو گی اس کے علاوہ 5 لاکھ روپے جرمانہ ہو سکتا ہے۔

تعزیرات پاکستان میں دفعہ 498/C کا اضافہ (قرآن کے ساتھ شادی کا قانون)

اس دفعہ کے تحت ہر اس شخص کے لیے سزا مقرر کی گئی ہے جو کسی بھی عورت کو قرآن سے شادی کے لیے مجبور کرے، شادی کا انتظام کرے یا ایسی شادی کے لیے کسی قسم کی مدد کرے۔

وہ شخص بھی سزا کا حقدار ہوگا جو کسی عورت سے حلف لے کہ وہ غیر شادی شدہ رہے گی یا اپنی وراثت میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ نہ کرے گی۔

سزا:

اس دفعہ کے تحت مجرم کو 7 سال تک کی سزا دی جاسکتی ہے اور یہ سزا 3 سال سے کم نہ ہوگی اور اس کے علاوہ پانچ لاکھ روپے جرمانہ بھی ہوسکتا ہے۔

تعزیرات پاکستان میں دفعہ 402 کا اضافہ:

اس دفعہ کے تحت جنسی زیادتی (Rape) کے مقدمہ میں صوبائی حکومت سے سزا میں کمی، سزا کو روکنے یا ختم کرنے کے اختیارات کو واپس لے لیا گیا ہے۔ مزید اچھی بات یہ ہے کہ مندرجہ بالا تمام جرائم نا قابلِ ضمانت اا ور نا قابلِ صلح ہوں گے۔

The Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010

(کام کی جگہ پر عورتوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے خلاف قانون)

اس قانون کے تحت عورتوں کو ان کی جائے ملازمت پر ہراساں کرنے سے تحفظ کے لیے مختلف دفعات شامل کی گئی ہیں۔

قانون کا مقصد:

اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ عورتیں اپنی جائے ملازمت پر یا بسلسلہ ملازمت جاتے ہوئے یا واپس

آتے ہوئے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی ہراساں کرنے یا ہراساں

کرنے کی کوشش کو روکا جائے اور ایسے تمام افراد کو جو کسی عورت کو اس دوران ہراساں کریں انہیں مجرم قرار دے کر سزائیں دی جا سکیں۔

ہراساں کیئے جانے کا عمل:

جنسی حوالے سے کسی بھی قسم کا اقدام یا پیش رفت، جنسی قربت کے حصول کا اظہار، جنسی نوعیت کا کوئی تحریری یا زبانی رابطہ یا ایسے تمام جنسی گھٹیا رویے جو کسی عورت کو ہراساں کرنے کا باعث بنیں یا اس کی کارکردگی پر اثر انداز ہوں، ہراساں کیے جانے کا عمل تصور ہونگے۔

اس طرح ہر وہ رویہ جو کسی عورت کے لیے کام کرنے کے ماحول کو جارحانہ یا نازیبا بنا دے یا

ہراساں کرنے کی خواہش کی تکمیل نہ ہونے پر اس عورت کو سزا دینے کی کوشش کرنا یا ایسی خواہش کی تکمیل کو ملازمت کی شرط بنانا بھی ہراساں کئے جانے کے عمل کا حصہ ہوگی۔

اس قانون کا اطلاق کہاں ہوگا؟

کسی بھی عورت کو ہراساں کرنے کا عمل ضروری نہیں کہ صرف کام کی جگہ یا احاطہ کے اندر ہی ہو بلکہ کسی بھی ایسی جگہ پر بھی اس قانون کا اطلاق ہوگا جو کہ کام کی جگہ سے منسلک یا متعلق ہو اور اس کا اطلاق کام کے اوقات کے علاوہ بھی ہوسکتا ہے۔

شکایت کا طریقہ کار:

ہراساں ہونے والی عورت اپنی شکایت انکوائری کمیٹی کو بھی کر سکتی ہے اور اگر وہ انکوائری کمیٹی کو شکایت نہ کرنا چاہے تو محتسب کو بھی شکایت کر سکتی ہے۔

انکوائری کمیٹی:

تمام اداروں میں ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی جانی ضروری ہے۔انکوائری کمیٹی کے کل ارکان تین ہوں گے

(الف) ایک سینئر ملازمت دہندہ

(ب)ایک سینئر ملازم

(ج)ایک تیسرا رکن جو ادارے کے اندر یا باہر سے متفقہ طور پر لیا جا سکتا ہے۔

اراکین میں ایک خاتون کا ہونا لازمی ہے۔شکایت کا تحریری ہونا لازمی نہیں ہے یہ زبانی بھی ہوسکتی ہے۔

محتسب:

وفاقی وصوبائی حکومتوں کی طرف سے محتسب مقرر کیا جائے گا۔محتسب کی اہلیت ہائی کورٹ کے جج کے برابر ہوگی۔

قانون کے تحت سزائیں:

اس قانون کے تحت مندرجہ ذیل سزائیں کی جاسکتی ہیں۔

(الف) ہذف (سنسر)

(ب)ایک خاص عرصے تک ترقی اور تنخواہ میں سالانہ اضافہ روک دینا۔

(ج)ایک خاص عرصے کے لیے ملازمت میں ترقی نہ دینا بجائے اس کے کہ اس کو ترقی کے لئے ناموزوں قرار دینا۔

(د)شکایت کنندہ کوواجب الادا معاوضہ/ جرمانے کا حصول ملزم کی تنخواہ یا کسی دوسرے ذریعے سے ادا کرنا۔

(ر)ملازمت میں تنزلی یا نچلے درجے پر ملازمت کر دینا

(س)جبری ریٹائرمنٹ

(ش)نوکری سے الگ کرنا

(ص)نوکری سے نکال دینا

(ض)جرمانے کے ایک حصے کو شکایت کنندہ کے معاوضے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔مالک ہونے کی صورت میں جرمانے کی ادائیگی شکایت کنندہ کوواجب الوصول ہوگی۔

FIR کیا ہے؟

FIR کسی بھی ایسے شخص کی طرف سے پولیس کو ایک اطلاع ہے جس نے کوئی ایسا فعل دیکھا ہو جو کہ غیر قانونی ہے اور قابل دست اندازی پولیس ہے۔

FIR کون کرواسکتا ہے؟

FIR کوئی بھی عورت یا مرد کرواسکتا ہے جس سے کوئی زیادتی ہوئی ہو یا جس نے کوئی ایسا واقعہ ہوتے ہوئے دیکھا ہو جس پر پولیس ایکشن لے سکتی ہے FIR کروانے والے کا اُس وقوعہ سے کسی قسم کا تعلق ہونا ضروری نہیں۔

FIR کہاں درج کروائی جائے گی؟

FIR متعلقہ تھانہ میں موجود ایک مخصوص رجسٹر ہوتا ہے جس میں اطلاع درج کروائی جاتی ہے، اس کو رجسٹر FIR کہا جاتا ہے۔

کیا FIR کا اندراج عام آدمی کا حق ہے؟

جی ہاں! ہر وہ وقوعہ جس کو قانون جرم قرار دیتا ہے اگر وہ وقوعہ کسی بھی آدمی نے ہوتے ہوئے دیکھا ہے تو اُس آدمی کا فرض ہے کہ وہ اس وقوعے کی FIR درج کروائے اور متعلقہ پولیس آفیسر کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسی FIR درج رجسٹر کرے۔

FIR کون درج کرسکتا ہے؟

FIR متعلقہ تھانہ کا S.H.O. درج کرسکتا ہے مگر S.H.O. کی غیر موجودگی میں تھانے میں موجود کوئی بھی پولیس افسر S.H.O. کے اختیارات کو استعمال کر کے FIR درج کرسکتا ہے۔

FIR کا فوراً درج ہونا کیوں ضروری ہے؟

FIR کو فورا درج ہونا اس لیے ضروری ہے کہ FIR کے دیر سے اندراج کی صورت میں FIR کی سچائی کو چیلنج کیا جاسکتا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ یہ FIR چونکہ فورا درج نہیں ہوئی لہذا اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ FIR کروانے والے نے اس کے اندراج سے پہلے کسی دیگر شخص سے مشورہ کر کے اصل واقعات کو چھپایا ہے اور ایک جھوٹی FIR درج کروائی ہے۔

متعلقہ پولیس کی طرف سے فوراً FIR درج نہ کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

متعلقہ پولیس کی طرف سے FIR کے اندراج میں تاخیر کی صورت میں مندرجہ ذیل اقدامات کر کے FIR کے اندراج میں تاخیر کے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔

1) FIR کے اندراج کے لیے لکھی گئی درخواست پر متعلقہ تھانے کے محرر سے اس پر وصولی کی مہر لگوانے اور ڈائری نمبر لینے سے۔

2) FIR کی درخواست کسی بھی سینئر پولیس افسر کے دفتر میں پیش کر کے اُس پر وصولی کی مہر لگوانے اور ڈائری نمبر لینے سے۔

3)-FIR کی درخواست کو جدید ذرائع (E-mail,TCS وغیرہ) کے ذریعے اعلیٰ پولیس افسران کو بھیجنے اور اُس کا ریکارڈ محفوظ کرنے سے۔

پولیس کی طرف سے FIR کے اندراج میں انکار کی صورت میں کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے؟

پولیس کی طرف سے FIR کے اندراج میں انکار کی صورت میں متعلقہ سیشن جج کی عدالت میں دفعہ 22-A ض۔ف کے تحت درخواست دائر کر کے SHO کو حکم جاری کروایا جا سکتا ہے کہ وہ FIR درج کرے۔

کیا FIR کے اندراج میں کوئی غیر سرکاری ادارہ آپ کی مدد کر سکتا ہے؟

جی ہاں FIR کے اندراج میں بعض اوقات صرف ہمارا تھانہ کلچر حائل ہوتا ہے اور کسی بھی غیر

سرکاری ادارے کے فرد کی موجودگی آپ کے لیے مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

Protection of Women (Criminal Law)Act, 2006

(تحفظِ نسواں فوجداری قوانین میں ترمیم جسمیں جنسی زیادتی بھی شامل ہے)

اس قانون کے تحت Offence of Zina (Enforcencement of Hudood) Ordinance 1979 (VII of 1979 میں موجود دفعات 16,15,14,13,12,11 کو تعزیرات پاکستان میں بطور دفعات ,496A,493A 371B, 371A, 367A, 365B اضافہ کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ تمام دفعات تعزیرات پاکستان کے تحت جرائم ہوں گے۔

جبکہ

Offence of Qazaf in (enforcement of Hudood) Ordiance

1979 میں موجود دفعات 12 اور 13 کو ختم کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح تعزیرات پاکستان میں دو دفعات 375 اور 376 کا اضافہ کیا گیا ہے جن دفعات کے تحت Rape کے جرم کی تعریف بتائی گئی ہے اور اس کی سزا مقرر کی گئی ہے، اسی طرح تعزیرات پاکستان میں دفعات 496B اور 496C کا اضافہ کیا گیا ہے، اور ان دفعات کے تحت زنا کاری (Fornication) کے جرم کو شامل کیا گیا ہے اور اس کی سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔

AMENDMENT)ACT, 2011CRIMINAL LAW (SECOND

ACT NO. XXV OF 2011

فوجداری قانون (دوسری ترمیم ایکٹ ۲۰۱۱)

دفعہ 332 تعزیرات پاکستان میں تبدیلی: (چہرہ بگاڑنے کے خلاف قانون)

(Disfigures or defaces) چہرہ بگاڑ دینا

اب اس دفعہ کے تحت جرم کی تعریف میں کسی کے چہرے کو بگاڑنا یا جھلسا دینا یا اس کی جسمانی ہیت کو تبدیل کرنا بھی شامل کر لیا گیا ہے یا کسی بھی جسمانی عضو میں ایسی تبدیلی بذریعہ زخم جس سے اُس کی ظاہری یا اصلی ہیت میں تبدیلی آ جائے یا کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہو۔

تعزیرات پاکستان میں نئی دفعہ کا اضافہ: (تیزاب پھینکنے کے خلاف قانون)

336-A اس دفعہ کے تحت ہر وہ شخص جو کسی بھی عورت یا مرد کے جسم کو کسی بھی قسم کے تیزاب ،زہر، آتش گیر مادہ یا کسی دیگر کیمیائی اشیاء جن کے پینے، کھانے یا انسانی جسم کے ساتھ مس ہونے

یا جسم میں داخل ہونے سے جسم کو نقصان پہنچ سکتا ہے یا کسی جسمانی عضو کے ضائع کرنے یا اس کو نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتی ہو کے ذریعے نقصان پہنچائے تو اُسے عمر قید تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ یہ سزا کسی بھی صورت 14 سال سے کم نہ ہو گی اور اُسے کم از کم 10 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

نوٹ: یہ سزا اُس شخص پر بھی لاگو ہو گی جو پہلے بیان کی گئی چیزوں یعنی تیزاب وغیرہ کے استعمال سے کسی عورت یا مرد کے جسم کے کسی بھی حصہ پر ایسے زخم کا باعث بنے جس سے اُس عورت یا مرد کی ظاہری شکل و صورت میں فرق پڑے یا اُس کے جسم کی مناسبت میں فرق آئے۔

اس قانون سے پہلے:

اس قانون سے پہلے تیزاب یا زہر وغیرہ کے ذریعے نقصان پہنچانے کے جرم کو اُتنے واضح انداز میں اور اتنی تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا تھا جس سے مجرم عدالت میں فائدہ حاصل کرتے تھے مگر اب اس کی تفصیلات قانون میں واضح کرنے سے مجرم کے لیے سزا سے بچنا مشکل ہو جائے گا اور متاثرہ عورت یا مرد کو بہتر قانونی تحفظ حاصل ہو گا۔

(Amendment)Act.2011Code of criminal procedure

Act No. III OF 2011

Provison(1)

دفعہ 497 میں تبدیلی: (قیدیوں کی ضمانت کے لئے قانون)

اس دفعہ میں تبدیلی کے تحت اب کوئی بھی عورت جو کہ کسی ایسے مقدمہ جیل میں ہے جس کی سزا،

سزائے موت نہیں ہے اور اُس کا مقدمہ چھ ماہ میں مکمل نہیں ہوتا تو عدالت اُس کی ضمانت صرف اسی بنیاد پر لے سکتی ہے کہ وہ چھ ماہ سے جیل میں ہے۔ اس طرح کوئی بھی عورت جو کسی ایسے مقدمہ میں ملوث ہے جس کی سزا سزائے موت ہے اور اُس کے مقدمہ کی کارروائی ایک سال میں مکمل نہیں ہوتی تو اُسے ضمانت پر رہا کر دیا جائیگا۔ جبکہ مردوں کو ضمانت کی یہ سہولت ایک سال سے

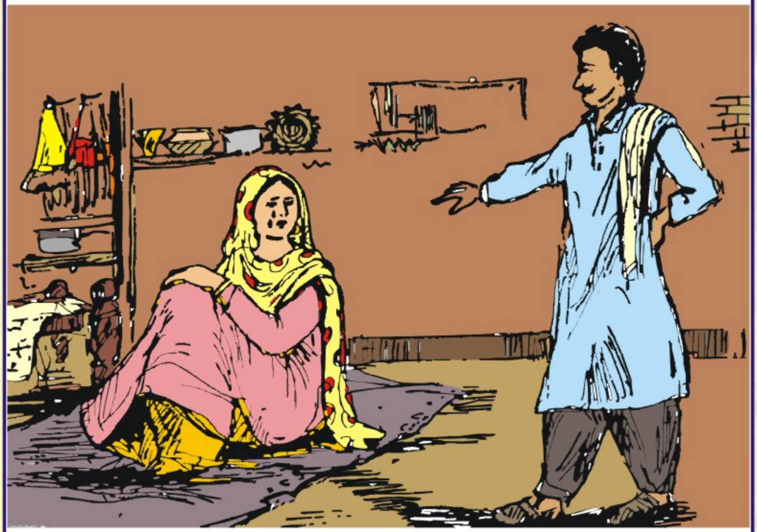

دوسال کی معیاد قید کی بنیاد پر میسر ہوتی ہے۔

اقلیتوں کے حقوق

پاکستان میں رہنے والے ہمارے عیسائی بھائیوں کے وراثت کے معاملات The Succession Act of 1925 of Christians کے تحت طے ہوئے ہیں۔

جبکہ دیگر اقلیتیں جن میں ہندو، بدھ اور سکھ مذہب کے لوگ آتے ہیں کے وراثت کے معاملات The Succession Act, 1865 کے تحت طے ہوتے ہیں۔

ایسے تمام پاکستان میں بننے والے نئے قوانین جن کے تحت کسی بھی عورت کو جائیداد سے محروم کرنے کے عمل کو قابل تعزید جرم قرار دیا گیا ہے وہ تمام قوانین ان تمام اقلیتوں بشمول عیسائی، ہندو، بدھ، سکھ اور جین مذہب کے لوگوں پر لاگو ہوتے ہیں جیسا کہ مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ ان مذاہب کی عورتوں کو ان کے وراثت کے حق سے محروم کرنے کے عمل پر بھی مقدمہ درج ہو گا اور ملزمان کے خلاف سزا کے قوانین پر عمل درآمد ہو گا۔